رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ✲ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۹ و ۹۰ | مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | قادیان | مطابق ۲۲ رمضان سنہ ۱۳۳۹ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

۲۳-۲۴ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ملکی معاملات کے متعلق مجلس مشاورت منعقد فرمائی جمیں دونوں دن کئی کئی گھنٹے رونق افروز ہونے کے علاوہ آخری دن حضور نے قریباً دو گھنٹے تقریر فرمائی جس سے حلق کی تکلیف بڑھ گئی۔ اور حضور کی طبیعت خراب ہو گئی احباب رمضان کے آخری عشرہ میں خاص طور پر حضور کی صحت کے لئے دعا فرماویں ⁂

صاحبزادہ میاں ناصر احمد نے قریباً میں پارے نماز تراویح میں سنائے ہیں۔ اسکے بعد چار پارے جو ابھی یاد نہیں آخری پارہ سنایا۔ ۲۸ مئی کی صبح سے مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور جناب حافظ روشن علی صاحب کے علاوہ پندرہ اور اصحاب معتکف ہو گئے

اخبار احمدیہ

جماعت حیدرآباد کا امیر

حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت حیدرآباد دکن کے قائم مقام امیر بجائے مولوی غلام اکبر خان صاحب کے جناب مولوی ابو الحمید صاحب ناظم عدالت دیوانی سرکار حیدرآباد کو مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

لاہور میں احمدی بیرسٹر

احباب سلسلہ کو اس سے پیشتر بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر لاہور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ حسب ضرورت احباب ان کی خداداد قابلیت اور لیاقت سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ دونوں سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔

ایک واعظ کا اخراج دکن سے

محمد عظیم واعظ محکمہ امور مذہبی حیدرآباد کو جو کہ سلسلہ احمدیہ کا سخت دشمن اور بدزبان مخالف تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے کی پاداش میں اعلیحضرت حضور نظام دکن نے اپنی روشن خیالی سے خارج البلد کر دیا ہے جس کا اعلان ۱۴ مئی کے صحیفہ دکن میں ہوا ہے ⁂

جلسہ اور مباحثہ کے متعلق ضروری اعلان

ہمارے احباب اکثر ایسا کرتے ہیں کہ کبھی جلسہ مباحثہ وغیرہ کے موقعہ پر مخالفین سے مناظرہ کرنے کا اقرار اور معاہدہ کر لیتے ہیں۔ اور اس کے بعد یہاں اطلاع بھیجتے ہیں کہ مبلغ اور مناظر بھیجے جائیں۔ اور بعض اوقات وقفہ ایک دن بلکہ نصف دن بھی نہیں ہوتا۔ اور ایسے وقت میں انتظام کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو مخالفین کو ایک عارضی خوشی کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے احباب الگ شاکی ہوتے ہیں کہ انتظام نہیں کیا گیا۔

پس تمام احباب اسبات کو نوٹ کرلیں۔ کہ قبل اسکے کہ وہ مناظرہ وغیرہ کے متعلق کوئی معاہدہ کریں۔ ضروری ہے کہ ہم سے دریافت کرلیا کریں۔ کہ علماء بھیجے جا سکیں گے یا نہیں ؛ ناظر تالیف واشاعت۔ قادیان

دفتر ڈاک کا اعلان

جملہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آجکل محکمہ ڈاک نے قانون پاس کردیا ہے۔ کہ جس لفافہ کا وزن چھ ماشے سے زیادہ ہو۔ اسکو بیرنگ کر دیا جائے۔ خواہ اسپر دو پیسے کے ٹکٹ چسپاں ہی کیوں نہ ہوں۔ چونکہ اکثر احباب کو اس قانون کا علم نہیں۔ اور لاعلمی کی وجہ سے بہت سے لفافے بیرنگ ہو کر آتے ہیں۔ اسلئے آئندہ احباب محتاط رہیں یا تو اُسکے ٹکٹ لگائے جائیں یا لفافہ کا وزن چھ ماشے سے بڑھنے نہ دیا جائے۔ کاغذ باریک لگایا جائے

افسر ڈاک حضرت اقدس ؑ

دو احمدی خادمہ کی ضرورت

خاندان نبوت کے لئے دو احمدی خادمہ عورتوں کی ضرورت ہے۔ ایک کھانا پکانیوالی اور ایک بچوں کے رکھنے کے لئے۔ لہذا جملہ سکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بہت جلد دو ایسی احمدی عورتوں سے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے گھر ملازمت کرنا چاہتی ہوں اور معتبر بھی ہوں۔ پوچھ کر امور عامہ کو اطلاع دیں۔ کھانے کے علاوہ تنخواہ بھی ملیگی۔ عمر چہل سال یا قریب اسکے ہو ؛

ناظر امور عامہ قادیان۔

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی فیروز پور میں

احباب فیروزپور کی درخواست پر اس سال جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نماز تراویح میں روزانہ قرآن سنانے کے لئے فیروزپور بھیجے گئے ؛

دُعا

ہمارے ایک بھائی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ طٰہٰ جو کہ سیلون انجمن کے اول درجہ کے سرپرست ہیں۔ پانچ چھ ماہ کے ایکسچینج میں کمی واقع ہو جانے کی وجہ سے ان کی تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔

کے۔ ایم۔ حسن۔ طالب علم سیلونی۔ قادیان

بندہ ایک سال سے بیماری سر درد میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

خاکسار عبد اللہ احمدی کوڈالی۔ مالابار

میری ہمشیرہ اور سب سے چھوٹا لڑکا محمد اعظم اور برادرم بابو محمد فاضل صاحب بیمار رہتے ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے واسطے خلوص دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ احمدی بوتالوی۔ منشی محکمہ نہر۔ سرگودہ

احباب عاجز کی والدہ و بھائی کی صحت یابی کے لئے درگاہ باری تعالیٰ میں دعا فرمادیں۔

حکیم سراج الدین احمدی۔ منیجر کارخانہ انجمن خادم الحکمۃ شاہدرہ لاہور

نماز جنازہ

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دراز تک بعارضہ سل بیمار رہ کر آج ۱۷ ؍ مئی ۱۹۲۱ء دار فانی سے دار جاودانی رحلت کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

محمد عبد اللہ میر احمدی۔ مانڈی پورہ کشمیر

نظم

دارالامان میں ماہِ رمضان

آؤ پیارے دوستو! دارالامان میں
ماہِ صیام خوب کٹے قادیان میں
دِن رات ہے تلاوت قرآں بذوق و شوق
ہے تذکرہ حدیث کا پیر و جوان میں
درسِ حدیث دیتے ہیں قاضی امیر حسین
ہیں با خدا بزرگ ہمارے زمان میں
کیا رونقیں ہیں مسجد اقصیٰ میں آجکل
اک نور ہے خدا کا مقدس مکان میں
مینار پر اذاں کی صدائیں ہیں پانچوقت
تکبیر ذوالجلال ہے ہر ایک کان میں
دیتے ہیں درس ظہر کو روشن علی سے مرد
اک حافظ علیم ہیں دور روان میں
عالم ہیں باعمل تو وہ حافظ بھی ہیں اجل
روشن ہے ان کا نام سب ہندوستان میں
با ترجمہ سناتے ہیں سیپارہ ایک روز
نکتے بیان ہوتے ہیں وعظ و بیان میں
کھلتے ہیں کیا معارف آیات آئے دن
گویا نزول تازہ ہے یہاں آن آن میں
ہوتا ہے اس مہینہ میں رحمت کا اک نزول
نازل یہی اشارہ ہے رمضان کی شان میں
یا احمدؐ و محمدؐ و محمودؐ تا ابد
تازہ رہے بہار تیرے گلستان میں
ابن خلیفہ میرزا ناصر سرورِ دل
ہے غنچۂ امید اسی بوستان میں
قرآں کا ایک پارہ سناتے عشاء کیوقت
شیرینی شہد کی سی ہے جسکی زبان میں
ہوگا ابھی یہ عمر میں دس سال کے قریب
ہر وصف بے نظیر ہے اس خاندان میں
ناصر تمہارا حافظ و ناصر خدا ہے
پائے نہ تو شکست کبھی امتحان میں
اس باغ احمدی پہ نہ آئے خزاں کبھی
پھولے پھلے یہ پھیل کے سارے جہان میں
مدحت سرا ہیں اہل زمیں دیکھ دیکھ کر
صلواۃ کہہ رہے ہیں ملک آسمان میں
آجائیں جنکو شوق ہے قرآن سننے کا
یہاں فرق کچھ نہیں ہے کسی میہمان میں
تقسیم ہو رہے ہیں فیوضات مہدوی
شہرہ ہے خاص و عام میں خورد و کلان میں
لیکن جو بے نصیب ہیں کرتے نہیں قبول
کچھ اور ہی خیال ہیں ان کے گمان میں
افسوس ہے کہ دولت اصلی کو چھوڑ کر
نقلی تلاش کرتا ہے جاہل نشان میں
کہدو مخالفوں کو کہ آجائیں راہ پر
پھول ہارے مارے پھرتے ہیں شہد دخان میں
کرلیں تشفی آکے جو اہل شکوک ہیں
پائینگے نور دیں نہاں و عیاں میں

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳۰ مئی ۱۹۳۱ء

قادیان آریوں کی نظر میں

چندہی دن ہوئے۔ ہم نے مع اخبار "پرکاش" کے وہ الفاظ شائع کئے تھے۔ جو اس نے تازہ مردم شماری کے شمار و اعداد کو مدنظر رکھ کر قادیان کے متعلق لکھے تھے اور مختصراً بتایا تھا کہ اب جس گاؤں کو "احمدیوں کی بستی" کہنے کے لئے مخالف سے مخالف مجبور ہو رہے ہیں۔ وہ وہی بستی ہے۔ جہیں ایک وقت بانی احمدیت اور احمدیوں کا رہنا محال تھا۔ مخالفین طرح طرح کے دکھ اور تکالیف پہنچاتے اور ہر ممکن طریق سے ستاتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ ہم اس پودے کو اکھیڑ کر پھینک دینگے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ چند ہی سال کے اندر اندر احمدی نہیں بلکہ آریہ لوگ اسے "احمدیوں کی بستی" کہنے لگ گئے ہیں۔

یہ تغیر اور یہ انقلاب کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ مخالفین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور علی الاعلان وہ باتیں کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جن کے کہنے کے لئے ان کے دل تیار نہیں ہیں۔

"پرکاش" کے بعد "آریہ گزٹ" نے جو آریہ پرادیشک پرتی ندہی سبھا پنجاب کا آرگن ہے۔ ۱۹ مئی کے پرچہ میں "کیا قادیان کا علاقہ چھوڑ دیا جائے" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ جس کی اصل غرض تو آریہ سکول کی جو قادیان کی حدود میں ہے ابتر حالت کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ حاصل کرنا ہے۔ لیکن اپیل کو مؤثر بنانے اور آریوں کو جوش دلانے کے لئے تمہیداً قادیان کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ:۔

"قادیان گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کے برابر اور جس سے بڑے اور بہت سے قصبے موجود ہیں۔ مگر باہر انہیں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن قادیان ایک قسم کا قصبہ ہے۔ جو آج تو صرف اپنے علاقہ میں نہ صرف پنجاب میں نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی مشہور ہو چکا ہے۔ اور اس کی اہمیت و فضیلت بہت سے پرشان اور بارونق شہروں اور دارالخلافوں سے بھی بڑھ چکی ہے اس کی ایک وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سورگباشی مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ہتوبل سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اس کے لئے دکھ بھی ہم مذہبوں کے طعنے برداشت کئے۔ اور آخر آپ قادیان میں اپنی ایک گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قادیان جسے آج سے پچیس سال پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب مذہبی لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

قادیان میں احمدیوں کا کام :۔

قادیان میں احمدی گدی کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے جو ستون تیار کئے گئے ہیں۔ وہ بھی بڑے زبردست ہیں۔ چنانچہ اسوقت وہاں مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشن احمدی جماعت کی طرف سے چل رہے ہیں :۔

(۱) ایک ہائی سکول جس میں قریباً پانصد ودیارتھی ہیں اور سوا دو سو بورڈر ہیں۔

(۲) ایک عربی کا کالج۔

(۳) دینیات کا ایک سکول جس میں مذہبی پرچارک پیدا کئے جاتے ہیں۔

(۴) ایک پتری پاٹھ شالہ جس میں کافی تعداد لڑکیوں کی پڑھتی ہے۔

(۵) ایک ہسپتال جس میں ہزارہا مریض ہر سال آتے ہیں۔

(۶) کئی پرائمری سکول جو قادیان کے گرد و نواح میں جاری کئے گئے ہیں۔

(۷) پانچ اخبارات شائع ہوتے ہیں جن میں سے (۱) الفضل احمدی گدی کا خاص سرکاری گزٹ ہے (۲) نور سکھوں اور عیسائیوں کے خلاف مضامین نکالتا رہتا ہے (۳) الفاروق آریوں اور محمدی مسلمانوں کے خلاف بحث تا ہے (۴) الحکم بھی آریوں کے خلاف لکھتا ہے۔

(۸) احمدیوں کو دنیوی فائدہ بہم پہنچانے کے لئے ایک کوآپریٹو سٹور کھلا ہوا ہے۔ جہاں سے ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اور احمدیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی چیز کسی غیر احمدی سے نہ خریدیں۔

(۹) احمدیوں کی اپنی کورٹ ہے۔ اور احمدیوں کا کوئی مقدمہ سرکاری عدالت میں نہیں جانے پاتا۔

ان معرکۃ الآراء امور کے علاوہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیان میں کل زمین کے مالک احمدی گدی کے نیتا ہیں۔ اور کسی غیر احمدی کی کوئی زمین نہیں ان حالات کے اندر احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ یہ ہماری ریاست ہے اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں۔ کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے۔ یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اتنے انسٹی ٹیوشن۔ اتنی ملکیت اتنا رسوخ رہتے ہوئے خواہ مخواہ ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس پر بھی طرفہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں سب سے زیادہ آبادی احمدیوں کی ہی ہے۔ چنانچہ مردم شماری کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں ۲۰۲۳۔ احمدی - ۱۲۰۰ مسلمان - ۱۰۴۴ ہندو ۱۶۷۔ سکھ۔ اور باقی دوسرے بھنگی وغیرہ ہیں۔ ان شمار و اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھ دار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ہیں۔ جبکہ ہندوؤں کی نہ صرف تعداد ہی تھوڑی ہے۔ بلکہ ملکیت بھی کوئی نہیں۔ ہندو عموماً غریب ہیں۔ اور ساتھ ہی غیر تعلیم یافتہ اور بے روزگار بھی ہیں۔"

مذکورہ بالا سطور میں چونکہ "آریہ گزٹ" نے دانستہ نادانستہ بعض ایسی باتیں بھی قلم بند کی ہیں۔ جو صداقت سے بالکل خالی ہیں۔ ا[illegible] کے متعلق ہم کچھ لکھنا ضرو

آریہ گزٹ کا خیال ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے "ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی"۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت مرزا صاحب کوئی نیا مذہب نہیں لائے۔ بلکہ آپ نے اصل اسلام کو جسے مسلمان کہلانیوالے بھلا چکے تھے پیش کیا ہے۔ اور تمام عمر اس اسلام کی خدمت میں گذار دی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے چنانچہ اس کا ثبوت آپ کی تحریروں اور تقریروں سے نہایت وضاحت کے ساتھ مل سکتا ہے۔ اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیہ لٹریچر سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اسی اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنا جماعت احمدیہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

"آریہ گزٹ" نے مخالفین کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب کے کامیاب ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "آخر آپ قادیان میں اپنی گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے"۔ اگر یہاں "گدی" کا لفظ نادانستہ استعمال ہو گیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب باوجود مخالفین کی دراندازیوں کے ایک جماعت بنانے اور قادیان کو اس جماعت کا مرکز قرار دینے میں کامیاب ہو گئے۔ تو خیر۔ لیکن اگر جان بوجھکر حضرت مرزا صاحب کے سلسلہ کو اس قسم کی گدیوں سے مشابہت دیگئی ہے جو آجکل کے پیروں نے بنا رکھی ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ اور آریہ گزٹ کی ناواقفیت کا ثبوت۔ اور باتوں کو چھوڑ کر ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا آریہ گزٹ نہ صرف پنجاب۔ اور ہندوستان میں بلکہ تمام صفحہ دنیا میں کسی ایسی "گدی" کا پتہ بتا سکتا ہے جسمیں ایسا نظم و نسق پایا جائے جیسا کہ جماعت احمدیہ میں خود اس نے تسلیم کیا ہے اور دنیا کی کوئی "گدی" وہ کام کر رہی ہو۔ جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی اور اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی پس اس صورت میں جماعت احمدیہ کو "گدی" کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ "آریہ گزٹ" کو یاد رہنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب نے کوئی گدی قائم نہیں کی۔ بلکہ ایسا سلسلہ اور ایسی [illegible] قائم کی ہے۔ جو نہ صرف گدیوں کو بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کو نیچا دکھا رہی ہے۔ اور ان کی جگہ حقیقی اسلام کو قائم کر رہی ہے۔ اور اپنا مال و جان اسلام کی اشاعت میں لگا چکی ہے۔ اور دن بدن جس قدر کامیابی اور کامرانی اسے حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اعتراف آریہ گزٹ نے بھی کیا ہے۔ اب یا تو وہ کسی گدی کے ایسے کارنامے ثابت کرے یا سلسلہ احمدیہ کو گدی کہہ کر اپنے ہی الفاظ کی تردید نہ کرے۔

ایک اور بات آریہ گزٹ نے یہ لکھی ہے۔ کہ احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "یہ ہماری ریاست ہے۔ اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے"۔ اگرچہ اس کے متعلق یہ لکھ کر کہ "یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو" خود اس نے اس کو مشتبہ بنا دیا ہے لیکن اس بارے میں ہم اسقدر اصلاح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہوں یا نہ سنائی دیتے ہوں۔ وہ "حقیقت" جو آریہ گزٹ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ "اتنے انسٹی ٹیوشن۔ اتنی ملکیت۔ اتنا رسوخ ہوتے ہوئے خواہ مخواہ ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے"۔ وہی ہر ایک آریہ کے کان میں کہتی پھرتی ہو گی کہ خبردار یہ احمدیوں کی ریاست ہے اور کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اسمیں دخل اندازی کرے۔

آخری بات جس کے متعلق ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ آریہ گزٹ کا قادیان کی مردم شماری کے اعداد کے متعلق یہ لکھنا ہے کہ "ان شمار و اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھدار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ہیں"۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ اگر کسی قوم یا فرقہ کی دوسروں کے مقابلہ میں تعداد کی کمی سے ہر ایک سمجھدار یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ کم تعداد لوگ کتنی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ تو کیا آریہ گزٹ اس سوال کو وسعت دیکر بتا سکتا ہے کہ "آریہ ورت" میں بیچارے مسلمان کیسی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ جہاں ان کے مقابلہ میں ہندوؤں کی تعداد تین گنا کے قریب ہے۔ اور پھر اسوقت ان کی کیا حالت ہو گی جب ہندوستان کو "سوراجیہ" حاصل ہو جائیگا۔ اگر ایک چھوٹے سے قصبہ میں آبادی کے تناسب کو پیش کر کے شور مچایا جا سکتا۔ اور ہندوؤں کے جذبات کو غلط طور پر بھڑکایا جا سکتا ہے۔ تو کیا اسی اصل کی بنا پر اگر ہندوؤں کے مطالبہ "سوراجیہ" سے علیحدہ رہنے کے لئے مسلمان آواز اٹھائیں۔ تو آریہ گزٹ کو ناگوار تو نہیں گذریگا۔ اور وہ اسے جائز اور ضروری قرار دیگا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اسوقت تک ہندوؤں کا اپنی کثرت کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک رہا ہے یا اب بھی باوجود ہندو مسلم اتحاد کے راگ گانے کے ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں بھی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گی۔ وہاں مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہونگے۔ جیسا کہ ہندو اس جگہ کے مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں۔ اور اسی وجہ سے "آریہ گزٹ" نے قادیان کے ہندوؤں کی بے کسی اور بے بسی کا نوحہ پڑھا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے اسوقت تک ہماری جماعت کے متعلق اپنا جو طرز عمل رکھا ہے۔ اور اب بھی جس پر وہ کاربند ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے ہمیشہ درگذر اور حسن سلوک سے ہی کام لیا گیا ہے۔ کوئی موقع جسے انہوں نے ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے لئے موزوں سمجھا ہے۔ کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور ہمارے خلاف زور آزمائی کرنے میں کبھی پہلو تہی نہیں کی۔ گذشتہ ایام میں ہی غیر احمدیوں نے ہماری دل آزاری کے لئے جو جلسہ کیا۔ اور جسمیں ہمارے متعلق حد سے بڑھ کر بدزبانی کی۔ اسمیں یہاں کے ہندوؤں نے ہر طرح کی امداد کی اور پورا پورا حصہ لیا۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا سلوک دیکھئے کہ اب بھی ہمارے حکیم اور ڈاکٹر ان کا علاج کرتے اور ہمارے شفاخانوں سے وہ دوائیاں لیتے ہیں۔ اور تمام وہ فوائد اٹھاتے ہیں۔ جن کی ان لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی۔

آریہ گزٹ اگر قادیان کے ہندوؤں کے اس طرز عمل کے نتیجہ میں جو ان کا ہمارے ساتھ ہے۔ خود بخود گھبرا اٹھے

اور خود ... کا اظہار کر رہا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ برگزیدہ خدا جو قادیان میں مبعوث ہوا۔ اور جس کی اطاعت اور فرمانبرداری ہم دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس نے اپنے حلقہ اطاعت میں داخل ہونیوالے ہر شخص کے لئے جو شرائط رکھی ہیں۔ انہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ :-

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

ہم میں سے ہر ایک شخص ان الفاظ پر کاربند ہونا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اور ان سے انحراف موجب خسران جانتا ہے۔ پس ہم نہ کسی کو کوئی ناجائز تکلیف دینا پسند کرتے ہیں اور نہ کبھی کو ہم سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے تو ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ اس کا طرز عمل اس عہد کے مطابق ہو جو اس نے حضرت مرزا صاحب کو قبول کرتے وقت بالفاظ ذیل کیا ہے کہ :-

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

اس عہد کی پابندی جو ہر ایک احمدی کے لازمی ہے ضمانت ہے اس امر کی کہ احمدی کسی کے خوف اور ڈر کا باعث نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کردنی خویش آمدنی پیش کے اصل کو مدنظر رکھ کر ڈرتا اور خوف کھاتا ہے تو اس کی مرضی۔ مگر اس کے لئے بیہودہ اور بے سروپا شور مچانا کبھی مفید نہ ہوگا۔ بلکہ اپنے طرز عمل کی اصلاح مفید ہوگی۔ کیا آریہ گزٹ اپنے بھائیوں کو یہ مشورہ دینے کے لئے تیار ہے۔

آریہ گزٹ نے احمدیت کی وجہ سے قادیان کی روز افزوں شہرت اور ترقی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ مخالفین اسوقت کا جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا۔ اسوقت سے جبکہ دعویٰ پر کچھ ہی سال گذرے ہیں۔ مقابلہ کریں۔ اور بتائیں کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید کا ثبوت نہیں ہے؟ جو حضرت مرزا صاحب کو حاصل ہوئی۔

ہمیں خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آریہ گزٹ کے مذکورہ بالا الفاظ جن مخالفین احمدیت کی نظر سے گذرے ہونگے۔ انکے لئے سخت رنج کا باعث ہوئے ہونگے۔ اور خاص کر غیر احمدی اور غیر مبائعین کو ان سے سخت دکھ پہنچا ہوگا۔ مگر خدا کی شان ہے کہ ایک طرف تو وہ دن بدن مرکز احمدیت کو ترقی بخش رہا ہے۔ اور دوسری طرف مخالفین سے اس بے نظیر ترقی کا اعتراف کرا رہا ہے۔ لیکن ابھی کیا۔ قادیان کو حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے ماتحت وہ ترقی اور عروج حاصل ہوگا۔ کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔ سمجھدار اور حقیقت شناس اصحاب کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اعتراف کریں۔ اور اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سامان مہیا کریں۔

آریوں میں بیوہ کا بیاہ

۵ مئی کے آریہ گزٹ میں "ضلع مظفر نگر میں بدھوا ویواہ" کے عنوان سے "سیکرٹری آریہ پرتی ندھی اوپ سبھا اضلاع مظفر نگر مقام کیرانہ کی ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جس میں اگروال قوم کی ایک بیوہ لڑکی کے نکاح ثانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ضلع مظفر نگر میں بدھوا ویواہ (بیوہ کی شادی) کا رواج عام ہوتا جاتا ہے۔ کئی بیواہ گوڑ براہمنوں اور ویش اگروالوں میں کرائے جا چکے ہیں۔ اور یہ بات موجب مسرت ہے کہ اب برادری کی کسی قسم کی کوئی روک ٹوک اس ضلع میں نہیں رہی۔ بلکہ برادری کے خاص و عام لوگ بڑی خوشی سے شریک ہوتے ہیں"

چونکہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے پنربواہ (بیوہ کا نکاح ثانی) کی سخت ممانعت کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "دو سب ورنوں میں پنربواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں" (ستیارتھ پرکاش صد ۱۳۰)

اور اس کی بجائے نیوگ کا ارشاد فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ "اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں" (صد ۱۳۰)

اسلئے جب آریہ صاحبان کے اس طرز عمل کو ان کے مذہب کے خلاف بتایا جاتا ہے۔ تو وہ مجبور ہو کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ بیوہ کے نکاح کا رواج ادنیٰ اقوام میں رائج ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں پروفیسر رام دیو صاحب کے سامنے جب اس مسئلہ کو پیش کر کے دکھایا گیا۔ کہ آریہ سماج اپنے عقائد سے پھسل رہی ہے۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا کہ:-

"آریہ گزٹ نے اگر یہ لکھ دیا کہ گرے ہوئے لوگ ودھوا بیاہ کر سکتے ہیں۔ تو اس سے آریہ سماج کے کسی عقیدہ کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی"

اگرچہ پنڈت دیانند صاحب نے "گرے ہوئے لوگوں" کی استثنا نہیں کی بلکہ سب کو روکا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے لیکن آریہ گزٹ کا تازہ اقتباس جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ بتا رہا ہے کہ "گرے ہوئے لوگ" نہیں بلکہ اعلیٰ قوم کے لوگ بھی بیوہ عورتوں کی شادیاں کر رہے ہیں۔ اور بڑی خوشی سے انہیں شریک ہوتے ہیں۔

کیا پروفیسر صاحب اب بھی تسلیم نہ کرینگے کہ آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کے اس ارشاد کی کہ پنربواہ نہیں ہونا چاہیئے۔ خلاف ورزی کر کے اپنے اس عقیدہ کی کمزوری ثابت کر رہے ہیں۔

مسٹر گاندھی اور خلافت

حال ہی میں مسٹر گاندھی نے وائسرائے ہند سے درخواست کر کے جو ملاقاتیں کی ہیں۔ انکے متعلق عجیب و غریب اظہار رائے ہو رہا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ اگرچہ خود مسٹر گاندھی نے باوجود دریافت کرنے کے نہیں بتایا کہ کیا گفتگو ہوئی اور کون کونسے امور زیر بحث لائے گئے۔ لیکن اخبار انگلشمین کے ایک نامہ نگار نے جو مختصر حالات شائع کرائے ہیں۔ انہیں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسٹر گاندھی نے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی کچھ کہا ہو۔ اسپر ان لوگوں میں جو خلافت کے حصول اور قیام کیلئے مسٹر گاندھی پر سارا دار و مدار رکھتے ہیں۔ کھلبلی سی پیدا ہو گئی ہے اور ... دل کو یہ کہکر تسلی دے رہے ہیں کہ "مہاتما ... عظیم الشان انسان سے ... ن کے لوگوں میں بھی آئے ...

...فت جیسے ضروری مسئلہ کے متعلق ایک لفظ نہ بولیں" (زمیندار ۲۳ مئی) کیا مسلمان غور کرینگے کہ وہ خلافت جس کے قیام کے لئے مسٹر گاندھی کے وہ اس درجہ محتاج ہیں۔ ان کیلئے کہاں تک مفید ہو سکتی ہے۔ ... کے سامنے ... خلافت کے لئے پیش ہونے کو گداگری قرار دینے والے اس کے متعلق کیا کہیں گے ۔

سلسلہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایک تقریر

۲ مئی بعد نماز مغرب ایک صاحب جو ناگڈھ (گجرات کاٹھیاواڑ) سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ چونکہ ان کو دارالامان آئے ہوئے دو تین ہی دن ہوئے تھے اور ایک ایسے علاقہ سے آئے تھے۔ جہاں احمدیت کے متعلق واقفیت رکھنے والے بہت کم لوگ ہیں اسلئے حضور نے بیعت لینے سے قبل انہیں مخاطب کرکے ایک تقریر فرمائی۔ جو اندازے سے جس قدر ضبط کی جا سکی۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب اسکے جہاں خود مطالعہ اٹھائیں۔ وہاں غیر احمدیوں میں بھی اس کی اشاعت کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں کس طرح اور کن لوگوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

بیعت کا معاملہ چونکہ ایک اہم معاملہ ہے اسلئے قبل اسکے کہ آپ بیعت کریں۔ میں چند باتیں آپ کو سنانا چاہتا ہوں:۔

سمجھ کر بیعت نہ کرنے کا نقصان

اگر آپ اسوقت پوری تحقیق کرکے سلسلہ میں داخل نہ ہوئے۔ اور اچھی طرح سمجھ کر بیعت نہ کی۔ تو ممکن ہے۔ جب آپ مخالفین کی باتیں سنیں۔ تو اپنے اقرار پر قائم نہ رہ سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کے دل پر ایک زنگ لگ جائیگا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ تو اسلئے کہ آپ نے جلد بازی سے کام لیا۔ اور پوری تحقیق کئے بغیر اسکو اختیار کر لیا۔ اور اگر سچا ہے۔ تو اسلئے کہ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور ہو گئے۔

ہمارا یہ طریق نہیں ہے کہ لوگوں کو [illegible] سلسلہ میں داخل کریں۔ بلکہ [illegible] لوگوں میں تقوے [illegible] طہارت پیدا کرنا اور انہیں برائیوں اور خواہش سے بچا کر اسلام پر قائم کرنا ہے۔ اسلئے ہم ہر ایک کو یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ پہلے تحقیقات کرے۔ اور اچھی طرح سمجھ لے۔ پھر احمدیت کو قبول کرے۔ اس میں جلد بازی نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ جلد بازی سے قبول کرتا ہے۔ اور پھر ٹھوکر کھا کر سلسلہ سے علیحدہ ہوتا ہے تو ایک ایسا آدمی ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ جس کے آنے کی پہلے تو توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن اب اس کا آنا اگر محال نہیں۔ تو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مشکل ضرور ہو گیا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ درخت پر جب کچا پھل لگا ہو۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ پکیگا اور پک کر ہاتھ میں آئے گا۔ لیکن اگر کچے کو ہی توڑ لیا جائے۔ تو پھر وہ نہیں پک سکیگا۔

ساری دنیا ہمارے لئے باغ ہے

چونکہ ہم ساری دنیا کو سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے باغ ہے اسلئے ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی پھل کچا توڑیں۔ ہم چور کی طرح نہیں کہتے کہ جلدی کچا ہی سہی۔ تو کچا ہی سہی۔ کیونکہ خدا نے دنیا کو ہمارے لئے ہی بنایا ہے۔ اگر آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں۔ یا سال۔ دو سال یا دس بیس سال حتیٰ کہ ہزار دو ہزار سال تک آخر دنیا کو اسی سلسلہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور اسی کے قدموں میں گرنا ہوگا جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی کچا پھل توڑ لیں اس لئے ہر ایک اس شخص کو جو سلسلہ میں داخل ہونا چاہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ خوب سمجھ سوچ لے۔ ہاں جب اسے سمجھ آ جائے۔ تو پھر یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ ایک منٹ کی بھی دیر لگائے۔ کیونکہ کیا معلوم کب جان نکل جائے۔

یہ پہلی نصیحت ہے۔ جو میں آپ کو کرنا چاہتا ہوں اسکے بعد میں خلاصۃً سلسلہ کی تعلیم سناتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ آیا یہی باتیں آپ نے سمجھی ہیں یا نہیں سمجھی ہے۔ اور آپ کو مزید تحقیقات کی ضرورت ہے:۔

رسول کریمؐ آخری نبی ہیں

ہمارا دعوےٰ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ کیا بلحاظ اسکے کہ آپ کی لائی ہوئی کتاب (قرآن کریم) کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ اور کیا بلحاظ اس کے آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں لیکن اسی سے ہم ایک اور نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو چیز ہمیشہ رکھنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسمیں اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے۔ تو اس کی فوراً اصلاح کی جاتی ہے۔ مثلاً وہ کپڑا جو کئی سال پہننا ہو۔ اسمیں اگر سوراخ ہو جائے۔ تو فوراً رفو کرایا جاتا ہے۔ لیکن جو کپڑا اتار کر کسی کو دے دینا ہو۔ اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ پس چونکہ یہ شریعت آخری شریعت ہے۔ اسلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جب اسمیں کوئی رخنہ پڑے۔ فوراً خدا تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ اس شریعت نے قیامت تک چلنا ہے۔ اگر بدل جانا ہوتا۔ تو پھر ایسی ضرورت نہ تھی۔ لیکن چونکہ یہ دین۔ یہ کتاب اور یہ رسول ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جو کمزوریاں پیدا ہو جائیں۔ ان کا دور کرنا ضروری ہے۔ اس کے ماتحت ہمارا یقین ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ ایسے وقت کہ جب دین میں فتنہ پیدا ہو۔ ایسے لوگ ہوتے رہینگے۔ جو اس کی اصلاح کرینگے۔

رسول کریمؐ کے غلام کی شان

اس کے ساتھ ہی ہم یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درجہ عظمت اور عرفان میں سب انبیاء سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کے شاگردوں اور غلاموں میں سے جو لوگ دین کی اصلاح کے لئے کھڑے ہونگے۔ وہ پہلے انبیاء کی امتوں میں سے کھڑے ہونیوالوں سے بڑھ کر ہونگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ خدا ان سے کلام کرتا تھا۔ اس امت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے انبیاء کے ذریعے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات گذشتہ تمام انبیاء کے کمالات سے بڑھ کر ہیں۔ تو اسی وجہ سے

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ پچھلے انبیاء کی اُمتوں میں جو ایسے لوگ پیدا ہوئے جن سے خدا تعالیٰ کلام کرتا تھا وہ محدث تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نبی بھی ہوا۔ جو اُمتی ہو کر نبی تھا۔ وہ نبیوں میں جا کر ان کی صف میں کھڑا ہو گا۔ اور بعض سے اپنی شان میں بڑھ کر بھی ہو گا۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہی ہو گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کالج کا ایک لڑکا چھوٹے مدارس کا خواہ ممتحن مقرر ہو جائے۔ لیکن جب کالج میں آئے گا۔ بحیثیت ایک شاگرد کے ہی ہو گا۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ شان ہے۔ کہ آپ کی شاگردی میں ایک انسان وہ درجہ حاصل کر سکتا ہے کہ بعض دوسرے انبیاء سے بڑھ سکتا ہے۔ اس کی مثال چاند کی ہے۔ جس کے سامنے ستارے ماند ہو جاتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال سورج کی ہے کہ آپ کے سامنے چاند بھی ماند ہے۔

رسول کریمؐ کی اُمت میں نبی

پس ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نبی ہو سکتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ایمان دنیا سے اُٹھ جائے گا اور علماء بدترین مخلوق ہو جائینگے۔ میری اُمت یہودیوں کے قدم بقدم چلیگی۔ یہاں تک کہ اگر یہودیوں میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہو گا۔ تو ان میں [illegible] ہونگے اس وقت ان کی اصلاح کے لئے [illegible] ا۔ اس کے لئے آپ نے نزول کا لفظ [illegible] اور عزت کے طور پر آتا ہے۔ اور ہمار[illegible] مسیح موعود حضرت مرزا غلام اح[illegible] لگاؤں میں پیدا ہوئے۔ اور [illegible] جو نبوت کا درجہ ہے۔ چنانچہ [illegible] مسیح موعود ہوں۔ جس [illegible] مہدی ہوں۔ جس کے [illegible] ی وہ کرشن اور زما[illegible] ا تھا۔ م[illegible] ہے کہ وہ سب [illegible] ے۔ ان کو

بتایا گیا۔ کہ آخری زمانہ میں تم میں ایک نبی آئیگا۔ اور ہر قوم نے اس کا الگ الگ نام رکھا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ جس کے مختلف قوموں اور مذہبوں نے مختلف نام رکھے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ سب قوموں میں جو زمانہ موعود نبی کے آنے کا بتایا گیا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ پھر جو آثار بتائے گئے ہیں۔ وہ بھی قریباً ملتے جلتے ہیں۔ اور یہ آثار اس زمانہ میں پورے ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ممکن نہیں کہ سینکڑوں سال کی خبریں جو پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو خدا کے سچے اور پیارے بندوں نے دی ہیں۔ ان کے مطابق آنیوالے ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ فلاں زمانہ میں مسیح آئے گا۔ اور یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اس زمانہ میں کرشن آئے گا۔ یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اسی زمانہ میں زرتشت آئیگا۔ اور یہ سب علیحدہ علیحدہ وجود ہوں۔ جو آ کر ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ بات یہی ہے۔ کہ مختلف زبانوں میں یہ مختلف نام ہیں۔ اور آدمی ایک ہی ہے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے اسلئے آپ کے بروز میں بھی سب کمال پائے جائینگے اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے رہے کہ میں ہی آؤں گا۔ گویا میرے کمال اس آنیوالے میں ہونگے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ میں کرشن ہوں میں زرتشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے اسلئے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عکس تھے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جیسا انسان خود ہو۔ ویسا ہی اس کا عکس بھی ہو گا۔ اب جو انسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہو گا۔ اسمیں وہ خوبیاں ہونگی۔ جو رسول کریمؐ میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن اگر اسمیں کوئی خوبی نہ پائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ گویا رسول کریمؐ میں ہی وہ خوبی نہیں۔ دیکھئے اگر کوئی شخص شیشے کے سامنے کھڑا ہو۔ اور شیشے میں جو اس کا عکس پڑ رہا ہو اسمیں ناک

نظر نہ آئے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ اس شخص کے چہرہ پر ناک نہیں ہے۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکس ہیں۔ اور ان میں وہ خوبیاں بتوسط رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پائی جاتی ہیں۔ جو آپ میں ہیں۔

احمدیت میں داخل ہونیوالے کے فرض

یہ اعتقاد ہیں۔ جن کو معلوم کرنے کے بعد بیعت کرنی چاہیئے۔ اور جب کوئی ان اعتقادات کو معلوم کر کے بیعت کرتا ہے۔ تو پھر اس کا فرض ہے۔ کہ ان ذمہ داریوں کو بھی اُٹھائے۔ جو بیعت کرنے کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ جو شخص فوج میں بھرتی ہو گا۔ اس کا فرض ہو گا کہ لڑائی کے لئے جہاں اسے جانا پڑے۔ جائے۔ اسی طرح مسیح موعود کے سلسلہ میں داخل ہونیوالے کا بھی فرض ہے۔ کہ جس طرح صحابہ کرام نے دین کے لئے اپنا مال اپنا وقت اپنا وطن اپنے رشتہ دار حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کر دی تھی۔ وہ بھی اس کے لئے تیار رہے۔ اور ایسا نمونہ بنکر دکھلائے۔ کہ دنیا دیکھے۔ اور معلوم کرے۔ کہ اسمیں کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ہم میں نہیں ہے۔ پھر ایسے سلسلہ میں داخل ہونیوالوں پر ابتلا بھی آتے ہیں۔ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ تکالیف بھی پہنچتی ہیں۔ ان کو برداشت کرنا چاہیئے۔

دشمنوں کے شبہات

پھر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دشمن اور شریر لوگ طرح طرح کے اتہام لگایا کرتے ہیں۔ اور کئی رنگ گمراہ کرنے کے اختیار کرتے ہیں۔ اگر انسان بغیر تحقیقات کے اور بغیر دشمنوں کے اتہاموں سے واقف ہونے کے داخل ہو۔ تو جب اس قسم کی باتیں سُنے گا۔ تو اُسے ٹھوکر لگیگی۔ کہ یہ کیا ہو گیا۔

ہر قوم میں نبی

مثلاً ایک نا واقف آدمی جب یہ سُنے کہ حضرت مرزا صاحب نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو کہیگا وہ تو ہندو تھا۔ لیکن مسلمان بھولا ہو گیا۔ لیکن جب اُسے یہ معلوم ہو گا کہ ہمارا یقین ہے کہ جس طرح اور قوموں میں نبی آتے رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے لوگوں میں بھی نبی آئے

سچا سمجھ لیا۔ نہ کسی قانون کے پیرو تھے۔ بلکہ مشرک تھے۔ انہیں کچھ معلوم نہ تھا کہ خدا کا رسول کیا ہوتا ہے۔ اور اس کی صداقت کے کیا دلائل ہوتے ہیں۔ وہ صرف یہ جانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کبھی نہیں بولا۔ وہ ایک سفر پر گئے ہوئے تھے جب واپس آئے۔ تو راستہ میں ہی کسی نے انہیں کہا کہ تمہارا دوست (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انہوں نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کہتا ہے۔ اُسنے کہا۔ ہاں۔ انہوں نے کہا۔ پھر وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کچھ کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے۔ کیونکہ جب اس نے کبھی بندوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو خدا پر کیونکر جھوٹ بولنے لگا۔ جب اس نے انسانوں سے کبھی ذرا بد دیانتی نہیں کی۔ تو اب ان سے اتنی بڑی بد دیانتی کس طرح کرنے لگا۔ کہ ان کی روحوں کو تباہ کرے۔

صرف یہ دلیل تھی۔ جس کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانا۔ اور اسی کو خدا تعالےٰ نے بھی لیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ تو لوگوں کو کہدو۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون۔ میں ایک عرصہ تم میں رہا۔ اسکو دیکھو۔ اس میں میں نے تم سے کبھی غداری نہیں کی۔ پھر اب میں خدا سے کیوں غداری کرنے لگا یہی وہ دلیل تھی۔ جو حضرت ابو بکرؓ نے لی اور کہدیا۔ کہ اگر وہ کہتا ہے۔ کہ خدا کا رسول ہوں تو سچا ہے۔ اور میں مانتا ہوں۔ اس کے بعد نہ کبھی ان کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اور نہ ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش آئی۔ ان پر بڑے بڑے ابتلا آئے۔ انہیں جائدادیں اور وطن چھوڑنا اور اپنے عزیزوں کو قتل کرنا پڑا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں کبھی شبہ نہ ہوا۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی سے لین دین کا معاملہ تھا۔ اس کے متعلق رسول کریمؐ نے جو کچھ فرمایا۔ اسے سنکر صحابی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہی درست ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے کہا۔ یہ معاملہ تو میرے اور اس کے درمیان ہے تم کو کس طرح معلوم ہے۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہ درست ہے۔ صحابی نے کہا یا رسول اللہ جب آپ خدا کے متعلق باتیں بتاتے ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ سچی ہیں۔ تو اب جبکہ آپ ایک بندہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے کہا ہے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں۔ درست ہے۔ یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے متعلق فرمایا۔ اس کا ایسا ایمان ہے۔ کہ جہاں دو آدمیوں کی شہادت کی ضرورت ہو۔ وہاں اس ایک کی ہی کافی سمجھی جائے۔

ان لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کیوں اس طرح گڑ گئی تھی۔ اور کیوں ان کے دل میں کوئی شک و شبہ نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہیں رسول کریمؐ کی صداقت کے دلائل معلوم ہو گئے تھے۔

یہ تھے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ اور چند موٹی موٹی باتیں بتائی ہیں۔ اب آپ کی صداقت کے متعلق بیان کرتا ہوں:۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی پہلی دلیل

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون کے سیاق کو ہی دیکھیں۔ اس (قادیان) گاؤں میں ہندو اور غیر احمدی رہتے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب سے ملے اور آپ سے تعلق رکھتے تھے۔ انکو مخاطب کر کے آپ لکھتے ہیں۔ کہ بتاؤ میں نے کبھی کسی سے فریب۔ دھوکہ۔ دغا بازی کی۔ کسی کا مال ناجائز طریق سے لیا۔ کسی پر کوئی ظلم اور سختی کی۔ کبھی جھوٹ بولا۔ اگر نہیں۔ تو پھر میں خدا پر کس طرح جھوٹ بولنے لگ گیا۔

پھر ایسے بھی لوگ موجود تھے۔ جو آپ کے دشمن تھے۔ آپ سے عداوت رکھتے تھے۔ اور آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ مگر کوئی سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ اور محمد حسین بٹالوی جس نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اس نے بھی اقرار کیا۔ کہ پہلی زندگی اچھی تھی۔ اس سے ہر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب پہلی زندگی اعلیٰ درجہ کی اور پاک تھی۔ تو دعویٰ کے بعد کیا ہو گیا۔ وہ زندگی کیوں اعلیٰ نہ رہی۔

پھر خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک یہ معیار بیان فرماتا ہے۔ و لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین کہ اگر یہ ہم پر جھوٹ بولتا۔ تو ہم اسے تباہ کر دیتے۔ اور یہ بات عقلاً بھی درست ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ بولنے والے کو تباہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر افترا کرنیوالا زندہ رہے تو کوئی پہچان ہی نہ سکے۔ کہ فلاں خدا کی طرف سے نبی ہے دیکھو اگر کوئی شخص دنیاوی گورنمنٹ کا افسر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ تو گورنمنٹ اسے گرفتار کر لیتی ہے پھر جو شخص نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ اسے خدا تعالیٰ کیوں نہ پکڑے۔ قرآن کریم نے اس دلیل کو رسول کریمؐ کے متعلق پیش کیا ہے۔ اور یہ صرف آپ ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ عام ہے۔ لیکن اگر اسکو صرف رسول کریمؐ کے لئے قرار دیا جائے۔ تو یہ دلیل ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر پہلے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اس دلیل کے ماتحت ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ تو رسول کریمؐ کے وقت بھی اسکو پیش کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اگر پہلے ہلاک نہیں ہوئے۔ تو پھر اس کا پیش کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ یہ ایسی دلیل ہے۔ کہ ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی رہی ہے۔ اسلئے رسول کریمؐ کے وقت بھی پیش کی گئی۔ اور اب حضرت مرزا صاحب کے وقت بھی پیش کی جا سکتی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کے بعد کتنی زندگی عطا ہوئی۔ اتنی اگر جھوٹے نبی کو بھی مل سکتی ہے۔ تو پھر یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے الہامات شائع کرنے سے لیکر قریباً تیس سال زندگی حاصل ہوئی۔ جو کہ رسول کریمؐ کی دعویٰ نبوت کرنے کے بعد کی زندگی سے زیادہ ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے کچھ عرصہ کے الہام اب بنائے گئے ہیں۔ مگر آپ کی اُسوقت کی کتابیں گورنمنٹ کے ہاں موجود ہیں اور ان میں الہام درج ہیں۔

دوسری دلیل پھر آپ کو جو الہام ہوئے وہ نہایت صفائی کے ساتھ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ کو الہام ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور اب ایسا ہی ہو رہا ہے۔ پھر آپ کو بتایا گیا۔ کہ تیرے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں پھیلا رہا ہے پھر آپ کو کہا گیا۔ کہ قادیان میں لوگ دور دور سے آئینگے یأتون من کل فج عمیق۔ اب مثلاً آپ ہی اتنی دور سے آئے ہیں۔ یہاں دنیاوی لحاظ سے کوئی قابل کشش چیز نہیں ہے۔ کہ جسے دیکھنے کے لئے کوئی آئے۔ ادہر مولوی کہتے ہیں کہ جو آئے گا۔ اسلام سے خارج ہو جائیگا اور لوگوں کو روکنے میں پورا زور لگا رہے ہیں۔ باوجود اس کے حضرت مرزا صاحب کا الہام لوگوں کو کھینچ کھینچ کر یہاں لا رہا ہے۔ کوئی کہے۔ یہاں لوگ سیر کے طور پر آجاتے ہیں۔ مگر انہیں یہ بھی تو خطرہ ہوتا ہے کہ ایمان جاتا رہیگا۔ کیونکہ ان کے علماء نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ جو شخص احمدیوں سے ملتا جلتا حتیٰ کہ انکو دیکھتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا۔ مگر باوجود اس کے لوگ آئے اور آرہے ہیں جو ثبوت ہے اس بات کا کہ یأتون من کل فج عمیق خدا کی طرف سے الہام ہے جو پورا ہو رہا ہے۔

تیسری دلیل ایک اور ثبوت انبیاء کی صداقت کا خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہماری ذمہ واری ہے کہ ہم رسولوں کو ان کے مخالفین پر غلبہ دیتے ہیں اور یہ ایسی سنت ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتی۔

اس ثبوت کے رو سے بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ کیونکہ ساری دنیا آپ کے مقابلہ پر آئی۔ اور آپکی باتوں کو رد کیا جاتا۔ مگر آپ کا سلسلہ پھیل ہی گیا۔ اور دن بدن پھیل رہا ہے۔

تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئیے یہ ایسے معیار صداقت ہیں کہ جو سب انبیاء کیلئے مشترک ہیں۔ اور یہ سب حضرت مرزا صاحب کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ انکو دیکھ کر اور سمجھ کر جو شخص بیعت کریگا اسے اگر کسی امر کے متعلق شبہ پیدا ہو گا تو ایسی بات ہوگی کہ سمجھیگا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں اسکے متعلق تحقیقات کر لونگا نہ کہ وہ صداقت کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ پس یہ اس شخص کا فرض ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہونا چاہے کہ اسطرح سمجھ کر اور تحقیقات کر کے داخل ہو۔ اور جب داخل ہو جائے۔ تو پھر خواہ اس پر کوئی مصیبت آئے۔ اسکی پرواہ نہ کرے۔ اب تو وہ مصیبتیں اور تکلیفیں نہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مسلمان ہونیوالوں کو برداشت کرنا پڑتی تھیں۔ اسوقت تو عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارے گئے۔ تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ اونٹوں سے باندھ کر چیرا گیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ جو ہماری جماعت کو نہیں پہنچیں۔ مگر ایسا ایمان ہو کہ انسان کہے۔ اگر ایسی کوئی تکلیف آئی۔ تو بھی میں قائم رہونگا۔ اور اپنی جگہ سے ذرا نہ ہٹونگا۔ یہ خیال نہ کرے کہ اب اس قسم کی تکالیف کا زمانہ نہیں رہا۔ اسلئے نہیں آئینگی۔ بلکہ یہ کہے۔ کہ گو زمانہ ایسا نہیں لیکن اگر کوئی ایسی تکلیف آئے۔ تو میں اسے برداشت کرنیکے لئے تیار ہوں۔ اگر مجھے وطن سے نکالا جائیگا۔ تو نکلونگا۔ اگر میرا مال چھین لیا جائیگا تو پرواہ نہیں کرونگا۔ اگر قتل کیا جائیگا تو اس کیلئے بھی تیار ہونگا۔

اگرچہ کم ہیں۔ لیکن ہماری جماعت میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اس قسم کی تکالیف کو برداشت کیا گیا۔ مالابار میں ہماری جماعت ابھی کم ہے۔ وہاں احمدیوں کی عورتوں کا جبراً دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔ جائدادیں چھین لیں اور بھی کئی جگہ طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں مگر احمدیوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

پس جب انسان صداقت کو قبول کرے تو اس طرح کرے کہ پھر اسکے لئے ہر ایک چیز جو اسے قربان کرنی پڑے کر دے۔ اور جب اپنے آپ کو اسبات کے لئے تیار پالے۔ تب بیعت کرے۔ ان باتوں کے سننے کے بعد اگر آپ بیعت کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر بیعت کریں۔ اور ان تکالیف اور مشکلات کو برداشت کرنے کے لئے اپنے آپکو تیار کر لیں جو انبیاء کی جماعتوں پر آئی ہیں۔

اسپر جب صاحب موصوف نے کہا کہ میں بالکل مطمئن ہوں اور بیعت کرنیکے لئے تیار ہوں تو بیعت لی گئی۔ اور اس کے بعد حضور نے تبلیغ کرنے اور سلسلہ سے زیادہ تعلق بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

حقہ نوشی چھوڑنیوالوں کیلئے بہترین موقعہ

رمضان شریف برکت کا مہینہ ہے۔ ہمارے حقہ نوش بھائی اس سے یہ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں کہ آئندہ حقہ نہ پینے کا عہد کریں کیونکہ صبح ۴ سے لیکر ۷ بجے تک ۱۵½ گھنٹے تو بوجہ روزہ دار ہونے کے حقہ نوشی سے مجتنب رہتے ہیں۔ باقی ۸½ گھنٹے رہ گئے۔ جو عموماً نیند میں گذرتے ہیں۔ پس کوئی مشکل بات نہیں۔ جو آپ حقہ نہ پینے کا عزم کریں۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا تھا کہ ایک رائی کے دانہ کے برابر تم میں ایمان ہو گا تو پہاڑ کو کہو گے کہ ٹل جائے تو وہ ٹل جائیگا۔ کیا آپ صاحبان اس مسیح ابن مریم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حواری ہو کر جس نے فرمایا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اتنا نہیں کر سکتے کہ حقہ پینا چھوڑ دیں۔ میں امید کرتا ہوں احباب ضرور توجہ فرمائینگے۔ اور عید الفطر تک میں اسقدر نام اپنے دفتر میں موجود پاؤں گا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الفضل ان کی فہرستوں کے چھاپنے سے معذور ہوں۔

ناظر تربیت

عید کارڈ

عید والے دن ایک دوسرے کو عید کارڈ بھیجنے کی ایک رسم ہو گئی ہے۔ جو آجکل نوجوانوں میں خصوصیت سے رائج ہے۔ برادر محمد یامین صاحب نے اس رسم سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ایک کارڈ پر صدقۃ الفطر اور نماز عید کے مسائل رنگین خط چھپوائے۔ یہ ایک نہایت مفید تحفہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک کارڈ پر شرائط بیعت ایک پر عقائد سلسلہ احمدیہ چھپوائے ہیں۔ ہمارے احباب کو چاہیئے کہ یہ کارڈ بہت سی تعداد میں خرید کر اپنے بچوں اور دیگر طلباء میں تقسیم کریں اور دوسرے بھائیوں کو بھی دیں تاکہ وہ ان ضروری مسائل و عقائد سے آگاہ ہو جائیں۔ صیغہ تربیت نے یہ کارڈ پسند کئے ہیں۔ اسلئے تمام سیکرٹریان تبلیغ و صدر انجمن ہائے جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اسطرف توجہ دیں۔ ناظر صیغہ تربیت

ہندوستان کی خبریں

انڈین پریس ایکٹ کمیٹی کلکتہ۔ ۲۵ رمئی سکرٹری انڈین ایسوسی ایشن نے مجلس قانون ساز کے پاس ایک طویل یادداشت بھیج کر قانون مطابع مجوزہ ۱۹۱۰ء اور قانون اخبارات مجوزہ ۱۹۰۸ء کو منسوخ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کا نیا چیف سیکرٹری شملہ ۲۴ رمئی مسٹر جی۔ ایف ڈی۔ منٹگمری نے گورنمنٹ پنجاب کے چیف سیکرٹری کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

برطانی وفد کابل کے ایک رکن کا انتقال شملہ ۲۲ رمئی۔ خبر آئی ہے۔ کہ خان بہادر غلام مرتضے پولیٹیکل اور اورینٹل سکرٹری افغان مشن کا دل کی حرکت رک جانے سے کابل میں انتقال ہو گیا ہے۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کے بیٹے کا کونسل سے اخراج الہ آباد۔ ۲۲ رمئی۔ یہ دیکھنے کیلئے کہ پنڈت کرشنا کانت مالویہ کا انتخاب صوبجات متحدہ کی مجلس وضع قوانین کے ممبر کے طور پر جائز ہوا ہے۔ یا نہیں۔ تحقیقاتی کمیشن بیٹھا تھا۔ کمشران نے پنڈت صاحب کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا ہے۔

اسیسری سے انکار کے باعث جرمانہ حیدرآباد۔ سندھ۔ ۲۲ مئی۔ مسٹر بھرام داس دولت رام اور بھائی گھومن مل کو بیس بیس روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے حیدرآباد کی عدالت سشن میں بطور اسیسر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسیسران مذکورین نے جرمانہ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ان کی منقولہ جائداد کی قرقی کے وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔

سرحد پر نئی ریل کا اجراء ایبٹ آباد۔ ۲۰ رمئی۔ پانیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ریل سے خیبر گی تک گذشتہ ہفتہ فوجی فوائد لانے لیجانے کیلئے کامیابی سے ریلوے لائن کا افتتاح کیا گیا۔

مسٹر تھامسن کی دفتر خارجیہ میں تقرری شملہ ۲۵ رمئی معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلنسی وائسرائے نے مسٹر تھامسن سابق پرائیوٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو دفتر خارجیہ میں خدمات سرانجام دینے کیلئے مقرر فرمایا ہے۔

شہنشاہ معظم کا یوم ولادت ہفتہ کے روز چار جون کو ہندوستان میں بادشاہ سلامت کی پیدائش کا دن منایا جائیگا۔

کالی داس کا مجسمہ کلکتہ ۱۲ رمئی کل مسٹر بھٹہ چارجیہ کو مشہور و معروف شاعر کالی داس کا سنگ مرمر کا ایک نہایت عمدہ مجسمہ بشنجرام میں ملا۔ جس پر پانچ مختلف شکلیں منقش ہیں۔ مرکزی تصویر کالی داس کی ہے۔

مقدمہ قتل ننکانہ صاحب مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کو سشن سپرد کر دیا۔ مہنت زیر دفعات کے ملزم سشن سپرد ۳۰۲، ۱۴۹ اور ۱۰۸ تعزیرات ہند اور زیر دفعات ۲۰۱/ ۱۰۹-۵-۱ تعزیرات ہند سکھوں کا ننکانہ صاحب کے گوردوارہ کے اندر یا باہر قتل یا ترغیب قتل کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ اور رنگا سنگھ کو گولی مارنے اور شہادت کو لاشیں جلا کر پوشیدہ کرنے کا الزام بھی عاید کیا گیا ہے۔ باقی پچاس ملزمین پر بھی اسی قسم کا الزام زیر دفعات مذکورہ لگایا گیا ہے۔ ان سب کو سشن سپرد کر دیا گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا الاؤنس شملہ ۲۶ رمئی وائسرائے نے لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا روزانہ الاؤنس ۱۵ روپیہ کے بجائے ۲۰ روپیہ کر دیا ہے۔

مسلمان لیڈران اور معاصر ہمدم لکھتا ہے۔ ایک معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے اور جدید وائسرائے ہز اکسلنسی لارڈ ریڈنگ بہادر نے جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور علی برادران سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور مسٹر گاندھی سے کہا ہے کہ وہ ہز اکسلنسی کی اس خواہش سے مذکورہ صدر چاروں مسلمان لیڈران کو اطلاع دیدیں۔ اور ان کے شملہ آنے پر آمادگی ظاہر کرنے پر اوقات وغیرہ کا تعین کردیا ہیں۔

مسز بیسنٹ ولایت کو مسز بیسنٹ اپنے اخبار نیو انڈیا میں لکھتی ہیں۔ کہ میں اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے ولایت جا رہی ہوں۔ میری درخواست پر اس مقدمہ کو دو مرتبہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب میں تیسری بار اس کے التوا کی درخواست نہیں کر سکتی۔

سرحد پر لڑائی شملہ ۲۵ رمئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۷ رسالہ کے ایک دستہ پر دشمن نے ۱۲ رمئی کو عیدک کے قریب حملہ کیا۔ دشمنوں کے آدمیوں کی تعداد قریباً ۸۰ تھی جو عیدک اور رسید گی سے کمک پہنچنے پر فوراً پسپا ہو گئے۔ تین ہندوستانی سپاہی ہلاک اور دو مجروح ہوئے عیدک بنوں سے بجانب غروب ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

سالانہ جلسہ کے لئے تیاری

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۳۰ء پر پندرہ ہزار تین سو روپیہ خرچ آیا ہے۔ یہ خرچ ایسا نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ اس زیادتی کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اشیاء عین جلسہ کے موقعہ پر خریدی گئیں۔ اور فوری طور پر خریدنے سے تمام اشیاء گراں خریدنی پڑیں۔ اسلئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ابھی سے اشیاء کی فراہمی شروع کی جائے۔ اور سوائے گھی اور گوشت یا اور ایک دو چیزوں کے جو پہلے سے نہیں لی جاسکتیں۔ تمام اشیاء ابھی سے جمع کرکے رکھی جاویں۔ انجمن کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں تمام ضروری اشیاء کی فہرست شائع کرتا ہوں اور احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ فی العور یا تو وہ اشیاء ہمیں بھیجدیں یا ان کی قیمت ارسال فرماویں تاکہ ان کی طرف سے خریدی جاویں۔ یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ جو صاحب کوئی چیز دینا چاہیں وہ پوری کی پوری دیں۔ بلکہ جائز ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق پوری یا ایک حصہ اپنی طرف سے بطور امداد دیں۔ مثلاً مٹی کے تیل کے پچیس کنستر خرچ ہونگے ہیں۔ اب یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پچیس کے پچیس لے دیں اور یہ بھی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ بہت سے شخص ایک ایک پیپہ لے دیں میں اس فہرست کو شائع کرکے احباب کی توجہ کا منتظر ہوں کہ وہ اس کار خیر میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں علاوہ تمام احباب کی توجہ کے بالخصوص انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ یہ تحریک اپنی جماعت کے تمام افراد کو سنادیں اور خود بھی تحریک کریں کہ انکی جماعت کے افراد اس فہرست کی اشیاء کا انتظام فرماویں۔

بالآخر عرض ہے کہ جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ روپیہ یا اشیاء بھیجنے سے قبل لازمی طور پر مجھے ایک خط کے ذریعہ اس امر کی اطلاع دیں اور میرے جواب جانے پر وہ رقم یا چیز ارسال فرمادیں۔

احباب کی توجہ اور جواب کا منتظر

سید محمد اسحٰق ۔ افسر جلسہ سالانہ

نام شے	تعداد یا مقدار یا وزن	قیمت
آرد گندم	۶۰۰۰ من پختہ	۴۲۰۰ روپیہ
لکڑی	۲۰۰۰ " "	۲۰۰۰ "
دال ماش	۳۰ " "	۲۴۰ "
دال مونگ	۱۰ ثار "	۴ "
دال مسور	۴ من پختہ	۳۲ "
نمک	۱۴ من پختہ	۵۶ "
ہلدی	۲ من	۴۰ "
دھنیا پسا ہوا	۲ "	۴۰ "
چینی دانہ دار	۴ "	۱۶۰ "
گرم مصالحہ		۵۰ "
چاول باسمتی	۵ من	۹۵ "
چاول ٹوٹا باسمتی	۱۵ من	۱۲۸ "
گھی	۱۰ من	۹۰۰ "
مرچ سرخ عمدہ باریک پسی ہوئی	۳ من	۶۵ "
پیاز	۱۰ من	۴۰ "
لہسن	۲ من	۲۶ "
چھلکا بید	۔	۱ "
چٹائیاں خورد ڈیڑھ کی	۶۰ عدد	۴۰ "
" کلاں " "	۲۰ عدد	۴۰ "
دوریاں مٹی کی	۲۵ "	۴۴ ۱۱ر "
تنور	۲۰ "	۶۰ "
کپڑا کھدر موٹا	۱۰۰ گز	۲۵ "
کنالیاں	۳۵ عدد	۹ "
رنگ زردہ	۱ ڈبہ	۲ "
الائچی خورد	۔	۲ "
الائچی کلاں	۔	۲ "
زیرہ سیاہ اصلی	۔	۵ "
لونگ	۔	۲ "
دار چینی		۲ روپیہ
مرچ سیاہ		۲ "
گھڑے مٹی کے	۳۰۰	۷۵ "
لوٹے مٹی کے	۵۰۰	۳۱ "
پیالے " "	۶۴۰۰	۱۰۰ "
آبخورے " "		۲۵ "
دسترخوان		۱۶۰ "
تیل مٹی	۲۵ کنستر	۱۳۰ "
چمنیاں ہریکین / چمنیاں دیوارگیر ہر قسم		۱۰۰ "
تیل نکالنے والا ٹنکہ		۱ "
پیپ تیل مٹی نکالنے والا		۱ "
دیا سلائی		۲ "
صابن سن لائٹ		۱ "
دوات	۵۰ عدد	۳ "
ہولڈر	۵۰ عدد	۱-۸ر "
سیاہی	۳ عدد شیشی	۶ "
بلاٹنگ	۔	۸ر
کاغذ سفید	۴ رم	۲۵-۸ر "
پنسل	۲ درجن	۱-۸ر "

تاگہ ۔ ۸ گولے ۱۲ر ۔ کیل آہنی ۲۰۰ ۔ ایک روپیہ

سادے لفافہ ۶۴ عدد ۔ عہ ر ۔ کارڈ ۶۴ عدد ۔ [illegible]

ٹوکریاں ۲۰ عدد ۔ [illegible] ۔ فنائل ۲۰ ٹین [illegible]

بجمع [illegible] عدد ۔ [illegible] ۔ چائے دانی ۔ ۵ عدد ۔ [illegible]

پرچ پیالہ ۲ درجن [illegible] ۔ چمچیاں ۔ ۲ درجن ۔ [illegible]

چمچہ کلاں ۔ ۱ درجن [illegible] ۔ چمچہ خورد ۸ درجن [illegible]

قفل آہنی ۱۰۰ عدد [illegible] ۔ قینچیاں ۲ عدد [illegible]

بجرم ۔ [illegible] ۔ ڈبل روٹی [illegible] ۔ دودھ ۲۰ من [illegible]

چائے سبز ۵ سیر [illegible] ۔ چائے لپٹن ۴ ٹین [illegible] ۔ آلو

۴۰ من ساگ ۔ شلغم ۹۰ من [illegible] ۔ کیر ۵۰ گڈ

ادرک ۴ من [illegible] ۔ کوئلہ [illegible] ۔ پختہ اینٹ [illegible]

قلعی گر کا بندوبست [illegible] ۔ روف لیمپ ۲۰ عدد [illegible]

موم بتی بنڈل خورد و کلاں [illegible] ۔ رسہ مضبوط ۴ عدد

بانس ۸ عدد ۔ [illegible] ۔ کاپیاں ۲۰ عدد [illegible]

مضمون وفات مسیحؑ کا امتحان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ایک منشاء یہ بھی ہے کہ جس طرح سلسلہ وار کتب حضرت مسیح موعود کا امتحان ہر سال ہوا کرے ۔ اسی طرح اعلیٰ لیاقت والے لوگوں کا اور مبلغین بننے والے اصحاب کا ایک اور امتحان بھی اسی موقعہ پر اس قسم کا ہوا کرے ۔ کہ اس میں صرف خاص کتابیں کورس میں داخل نہ ہوں ۔ بلکہ ایک خاص مسئلہ سلسلہ احمدیہ کے عقائد کا داخل امتحان ہو ۔ یعنی کسی ایک کتاب کے سب مضامین کا امتحان نہ ہو گا ۔ بلکہ سب کتب میں سے ایک خاص مضمون کا ۔ اور مثلاً مضمون اس قسم کے ہونگے ۔ وفات مسیح ۔ صداقت مسیح موعودؑ ۔ مسئلہ نبوت مسیح موعود ۔ مسئلہ کفر و اسلام ۔ صداقت اسلام عیسائیت و اسلام کا مقابلہ ۔ آریہ مذہب و اسلام کا مقابلہ ۔ مذہب کی ضرورت ۔ پیشگوئیوں کے مقصد و اصول ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

چنانچہ اس سال کے لئے حضور نے مسئلہ وفات مسیح ناصری کو امتحان کے لئے مقرر فرمایا ہے ۔ اور اس مضمون میں امتحان دینے والوں کو حضرت صاحب کی جملہ کتب میں سے یہ مضمون جہاں جہاں ہے ۔ تلاش کر کے یاد کر کے امتحان کے لئے تیار کرنا ہو گا ۔ چونکہ تلاش کرنا اس ایک مضمون کا ہی بہت وقت چاہتا ہے ۔ اسلئے اُمیدواروں کی سہولت کے لئے مفصلہ ذیل حوالجات تحریر کئے جاتے ہیں ۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ہی عنایت فرمائے ہیں ۔ تاکہ بجائے ہر کتاب کو اول سے آخر تک پڑھنے کے اُمیدواران ہر کتاب میں سے اس مضمون کو فوراً نکال لیں ۔ ممکن ہے کوئی حوالہ رہ گیا ہو ۔ اور اگر کسی دوست کو ملے ۔ تو وہ مطلع فرما دیں کہ دوسرے احباب کی اطلاع کی خاطر اسے بھی شایع کر دیا جاوے ۔

اُمیدواران اپنے نام امتحان کے لئے جسقدر جلد ہو سکے ۔ رجسٹر کرالیں ۔ امتحان انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر ہو گا ۔ اور اسی روز ہو گا ۔ جس روز حضرت صاحب کی کتب کا امتحان ہو گا ۔ اگر کوئی دوست اس امتحان میں سے نام نکالکر دوسرے میں شریک ہونا چاہتے ہیں ۔ تو وہ ایسا کر سکتے ہیں ۔ ایک وقت میں دونو امتحانوں میں کوئی شخص شامل نہیں ہو سکتا ۔ یا امتحان کتب مسیح موعود میں داخل ہو یا امتحان مسئلہ وفات مسیح میں ۔

حوالجات حسب ذیل ہیں :۔

فتح اسلام ۔ ۱۳ حاشیہ ۔ توضیح مرام ۵ ۔ جنگ مقدس ۱۱۶/۱۱

ازالہ اوہام ۳۹۰/۰ ۔ ۳۴۷/۹۲۲ ۔ ۳۸۹/۰ ۔ حاشیہ و ۴۴/۲ ۔ ۹۶/۴۴ ۔ ۱۰۳/۲۴۶ ۔ ۱۳۴/۳۲۴ ۔ ۱۸۱/۰ ۔ ۱۳۶/۳۳۰ ۔ ۱۹۴/۰ ۔ ۲۲۳/۵۳۸ ۔ ۲۲۲/۵۶۱ ۔ ۲۲۶/۵۹۰ ۔ ۲۶۱/۶۲۰ ۔ ۳۰۱/۶۳۹ ۔ ۳۴۱/۸۸۴ ۔ ۳۴۷/۹۱۷ ۔ آئینہ کمالات ۔ ۴۱ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۴ ۔

تحفہ بغداد ۷ ۔ اعجاز مسیح ۱۷۸ ۔ ۱۸۱ ۔ سر الخلافہ ۴۵ ۔ ۴۴/۴۷ ۔ اربعین اول و دوم ۲۳ ۔ کتاب البریہ ۔ ۴۴ ۔ ۴ نوٹ ۱۸۶ حاشیہ ۔ ۱۸۸ حاشیہ ۔ انجام آتھم ۔ ۳ ۔ ۸ ۔ ۸۶ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۴۸ ۔ نوٹ ۱۵۳ ۔ ضمیمہ انجام آتھم ۔ ۳۷ ۔ ست بچن ۱۶۲ ۔ حاشیہ حقیقت المہدی ۔ ۱۰ ۔ انوار الاسلام ۔ ۳۲ ۔ اعجاز احمدی ۱۳ ۔ ۱۷ ۔ ۲۲ ۔ لیکچر سیالکوٹ ۳۴ ۔ ۳۷ ۔ ۵۷ ۔ حمامۃ البشریٰ ۱۵ ۔ ۲۱ ۔ ۱۹ حاشیہ ۔ ۲۹ حاشیہ ۔ ۳۱ ۔ ۳۸ ۔ ۵۶ ۔ حاشیہ ایام الصلح ۔ ۳۸ ۔ ۸۱ ۔ ۸۸ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۳۸ ۔ اتمام حجۃ ۳ ۔ خطبہ الہامیہ ۱۵۲ ۔ تحفہ گولڑویہ ۹۵ ۔ کشتی نوح ۱۵ ۔ ۶۹ ۔ مواہب الرحمٰن ۴۳ ۔ ۷۹ ۔ لاہور کی تقریروں کا مجموعہ ۱۶ ۔ ۳۱ ۔ ۳۵ ۔ ۴۵ ۔ سبز اشتہار ۲ ۔ آسمانی فیصلہ ۷ ۔ مباحثہ دہلی ۳۰ ۔ ۳۰ ۔ ۴۲ ۔ ۸۴ ۔ تذکرۃ الشہادتین ۱۸ ۔ ۲۰ ۔ الوصیۃ ۱۳ ۔ تحفہ گولڑویہ ۳۳ ۔ ۱۱۸ ۔ ۹۶ ۔ ۱۲۶ ۔ تریاق القلوب ۱۳۶ حاشیہ ۔ لیکچر لاہور ۔ ۵ ۔ رسالہ نزول المسیح ۔ ۵۰ ۔ چشمہ مسیحی ۳ حاشیہ ۶ حاشیہ ۔ الہدیٰ ۷۳ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۱۲ ۔ براہین پنجم ۳۰ ۔ ۳۴ ۔ ضمیمہ براہین پنجم ۱۱۶ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۹ حاشیہ ۔ ۱۳۳ حاشیہ ۔ چشمہ معرفت ۱۵۳ حاشیہ ۔ ۱۵۳ ۔ ۲۰۲ ۔ ۱۳۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۱ ۔ ریویو جلد سوم ۱۹۹ ۔ حقیقۃ الوحی ۱۲ ۔ ۵۹ حاشیہ ۔ ۲۱۶ ۔ ۶۴ ۔ ۹۳۵ ۔ مجموعہ اشتہارات ۲۰۸ ۔ بدر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۹/۴ ۔ ۲ ۔ ۳۱/۳ ۔ ۲ ۔ ۳۲/۲ ۔ ۲ ۔ ۳۲/۲ ۔ ۱ ۔ ۳۴/۲ ۔ ۳ ۔ ۳۳/۲ ۔ ۱ ۔ ۳۶/۴ ۔ ۲ ۔ ۳۳/۳ ۔ ۱ ۔ بدر ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ ۱۲/۴ ۔ ۳ ۔ ۲۳/۲ ۔ ۳ ۔ ۲۹/۳ ۔ ۱ ۔ ۲۲/۲ ۔ ۳ ۔ بدر ۱۹۰۷ء ۔ ۳ ۔ ۱۵/۱۴ ۔ ۲ ۔ ۱۵/۲ ۔ ۲ ۔ ۲۲/۲ ۔ ۳ ۔ الحکم ۱۹۰۲ء ۱۹/۴

والسلام ۔ خاکسار محمد اسمٰعیل ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ڈاکٹر سید محمد حسین پیغام بلڈنگس کا مرغ دست پرور کابل میں

اخبارات میں کسی صاحب "اقبال شیدائی" کے خطوط کا چرچا ہے ۔ جو آجکل کابل میں ہجرت کی صبر آزما منازل سلوک طے کر رہے ہیں ۔ آپ نے ہندوستانیوں اور اپنے ہموطن پنجابیوں پر خوب تبرہ بازی فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ

"آج تک جس قدر بھی ہندوستانی یہاں آئے ۔
وہ محض نفس پرست اور روپے کے بندے
ثابت ہوئے ۔ اور اپنے ملک کو افغانوں کی
نظروں میں ذلیل کر گئے ۔" (وکیل ۷ مئی ۱۹۲۱ء)

گویا بغیر آنجناب کی ذات والاصفات کے سب کے سب مہاجرین جو گھر بار لٹا کر یہاں سے روانہ ہوئے تھے ۔ نفس پرست اور روپے کے بندے تھے ۔ اور اپنے آپکو افغانوں کی نظروں میں ذلیل کرنیوالے ۔ یہ خطابات ان صاحبان کو مبارک ہوں جو اندھا دھند علماء و سیاسی لیڈروں کا اتباع کرتے ہیں ۔ اور اپنا انجام نہیں سوچتے میں تو اپنے مکرم معظم سید محمد حسین شاہ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ آیا یہ وہی محمد اقبال شیدائی سیالکوٹی ہیں جو ایک عرصہ تک پیغام بلڈنگس کے شاہی ہال میں چلہ کشی کرتے رہے ہیں ۔ اور آپ کی اور حضرت امیر ایدہ اللہ" کی صحبت قدسی سے مستفیض ہوتے رہے ۔ اور جب ایک ہمدرد ملت نے لکھنؤ سے خیر خواہانہ جتایا ۔ کہ یہ شیدائی صاحب تو جہادی خیالات کے ہیں ۔ تو آپنے ان کا بڑے زور شور سے ذب فرمایا اور بتایا کہ پاک صحبتیں اسی لئے ہوتی ہیں ۔ جو قلب ماہیت کر دیں ۔ شاید یہ اسی محیر العقول قوت قدسیہ کا اثر ہے کہ خاک پاک پنجاب کو چھوڑ کر کابل میں جا ڈیرا لگایا ۔ یہ تو اُمید نہیں ہو سکتی کہ شیدائی صاحب جیسے مطیع و فرمانبردار آپ ایسے محسن ذی وقار سے بلا حصول اجازت چلے گئے ہوں اور اگر کوئی اختلاف ہوتا ۔ تو پیغام صلح میں ضرور اس کا ذکر

آتا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کچھ خاص پیغام یا کام لیکر پیغام بلڈنگ ہی کے مقاصد کی تکمیل کیلئے کابل گئے ہیں۔ آپسے بہتر ان واقعات پر کون روشنی ڈال سکتا ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ شیدائی صاحب نے برادر محمد زبیر لکھنوی کی تحریر کا جواب جو دیا تھا۔ تو اس میں مخالفت کا ذمہ وار ایک شخص انعام اللہ شاہ نامی سیالکوٹی کو ٹھہرایا تھا۔ جس کے انٹرڈیوس کرنے کے لئے یہ لفظ کافی ہوگا۔ "سابق مینجر پیغام صلح" انعام اللہ شاہ نے بھی ایک ٹریکٹ اس کے جواب میں شایع کیا تھا۔ جسمیں عجیب و غریب رازداری کی باتیں تھیں۔ اور اب واقعات انکی تصدیق کر رہے ہیں۔ شیدائی صاحب تو کابل کی سرزمین آزادی میں براجمان ہیں۔ اور وہیں سے اپنے ہموطنوں پر آوازے کس رہے ہیں۔ اور انہیں نفس پرست روپے کے بندے فرما رہے ہیں اور بڑے درجہ کے بے غیرت کا خطاب دے رہے ہیں۔ شاید اس لیے کہ مسلمان کہکر ترکوں سے کیوں جنگ کی۔ لیکن شیدائی صاحب کی خدمت میں اگر کوئی دلچلا کلمہ گو یہ عرض کرے۔ کہ حضرت! آپ بھی تو روپیہ ہی طلب فرما رہے ہیں۔ چنانچہ سُننے میں آیا ہے۔ کہ خلافت کمیٹی سے تین ہزار روپے کی طلبی دوائیوں کے لئے ہوئی ہے اور کچھ مخصوص نوجوانوں کے فوٹو بھی طلب ہوئے ہیں۔ بہتر ہے کوئی تجربہ کار ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لیجائیں۔ اور مجھے جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے روز افزوں ایثار سے توقع ہے۔ کہ وہ اس خدمت کو بخوشی اپنے ذمہ لینگے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور کابل کے سب کے سب احمدی تو پہلے ہی "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے ساتھ ہیں۔ اس جماعت کو بھی تقویت پہنچیگی۔ اور اگر فدائے ملت جناب شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش اپنا کارخانہ وہاں منتقل فرمالیں۔ تو پھر اگر کوئی نیا احمدی نہ ہوگا۔ تو کم از کم "فسخ بیعت" کا تانتا ضرور بندھ جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے مخلصانہ مشورے پر اگلی مجلس شوریٰ میں ضرور غور ہوگا۔ گو میں اس کا ممبر نہیں مگر توقع ہے کہ کوئی ممبر صاحب خصوصاً میرے دیرینہ کرمفرما شیخ محمد جان صاحب وزیرآبادی ضرور اس سوال کو پیش کرکے مرہون منت فرمائینگے۔

نیاز مند فہیم اکمل قادیان

حدیث کا حوالہ مولوی عطاء اللہ کو

کچھ عرصہ گذرتا ہے۔ میں نے ایک نوٹ لکھا تھا عطاء اللہ کو حدیث کا حوالہ مل گیا۔ اسپر پیغام صلح نے تو میرے آئینہ تحریر میں اپنا چہرہ دیکھا۔ اور کمینہ کہا۔ اب میرے دوست کشفہ اتحاد نے کچھ خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میری تحریر کو اس کی اصلی سپرٹ میں نہیں دیکھا گیا۔ میں نے ہرگز مولوی عطاء اللہ صاحب کے قید ہو جانے پر استہزاء نہیں کیا۔ میں نے تو یہ لکھا تھا۔ کہ وہ جس حدیث کے حوالہ کیلئے اس قدر بے قرار تھے۔ عملی طور پر ان کو سمجھا دیا گیا۔ کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو اپنے بعض پاک بندے ایسے پیارے ہوتے ہیں جیسے ماں کو اپنا بچھڑا ہوا بچہ۔

ایڈیٹر صاحب اتحاد نے لکھا ہے کہ:۔

"اگر مرزائی انا انزلناہ قریبا من القادیان قرآن کی آیت کہیں۔ اور کوئی پوچھ بیٹھے۔ کہ قرآن میں کہاں ہے۔ تو پھر اتفاق سے وہ مرجائے یا اس کے مکان کو آگ لگ جاوے تو پھر یہی حضرات کہیں گے۔ اسکو قرآن کا حوالہ مل گیا"

مگر یہ مثال درست نہیں۔ کیونکہ نہ "مرزائی" انا انزلناہ کو قرآن کی آیت کہتے ہیں۔ نہ کسی کو پوچھنے کی ضرورت۔ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مطلق سوال یا اختلاف مذہبی پر کسی کو اس دُنیا میں عذاب آتا ہے۔ البتہ پاکان خدا کے مقابل میں شوخی و شرارت سے کام لینے پر ضرور اسی دنیا میں سزا ملتی ہے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی نسبت آپ ہی ایمان سے کہدیجئے۔ کہ آیا ان کا طرز عمل ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر میں شریفانہ اور مؤمنانہ تھا *

۱۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ لکچر عیسائیوں کے خلاف تھا۔ اور اسلام کی تائید میں اور قطعاً کوئی بات فیمابین اختلافی مسئلہ کے متعلق نہ تھی۔

۲۔ کیا کسی کے لیکچر میں بولنا اور حوالہ حوالہ پکارنا باوجود یہ جواب دیا جانے کے کہ حوالہ لیکچر کے بعد دیا جائیگا (جبکہ مناظرہ بھی نہ ہو) شور مچانا اور گلا پھاڑنا اور آمادہ فساد ہو جانا جائز ہے۔

۳۔ آپ ہی ایمان سے کہیے کہ جو حوالہ سید عطاء اللہ صاحب پوچھتے تھے۔ وہ انکو معلوم تھا یا نہیں۔ اگر معلوم تھا اور پھر بھی باصرار پوچھتے تھے تو یہ محض شرارت ہے اور فساد انگیزی۔ اور لیکچر میں خواہ مخواہ دخل اندازی۔ اور اگر معلوم نہیں تھا تو انکو اقرار کرنا پڑیگا کہ مولوی عطاء اللہ صاحب سخت جاہل ہیں اور علم دین سے کورے۔ کیونکہ یہ حدیث متداول کتب حدیث میں موجود ہے۔ اور ہمارے مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسکو جانتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سبق میں آتی ہے۔ جو شق آپ مناسب سمجھیں۔ اختیار کریں *

۴۔ باقی رہا یہ کہ ہم نے اسوقت حوالہ کیوں نہ بتادیا۔ اسکی وجہ اوپر لکھی جاچکی ہے تاکہ سید عطاء اللہ کی جہالت پورے طور پر ظاہر ہو جائے۔ دوم اس لئے کہ پوچھنے والے کی نیت حق طلبی نہ تھی۔ وہ محض فساد انگیزی چاہتا تھا اور لیکچر کو روکنا۔ آپ خود ہی انصاف فرمائیے۔ کیا کوئی شخص اسطرح لیکچر دے سکتا ہے۔ اور حاضرین کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھ سکتا ہے۔ جیسے فقرہ فقرہ پر ٹوکا جائے۔ جب ایک حوالہ دیدیا جاتا اور اصولاً اس بات کو مان لیا جاتا کہ ہم سوالات کا جواب لیکچر کے درمیان ہی میں دینگے۔ تو پھر سوالات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا اور لیکچر نہ ہو سکتا۔ اسلئے کہدیا گیا کہ لیکچر کے بعد حوالہ بتادینگے۔ آخر خداوند کریم نے فعلی رنگ میں حوالہ دیدیا۔ اور ہم نے لیکچر کے بعد بذریعہ اشتہار مکمل حوالہ چھاپدیا۔ جس کے غلط ہونے پر تاحال کوئی تحریر آپ لوگوں کی طرف سے شائع نہیں ہوئی۔ آپ یقین کیجئے کہ سید عطاء اللہ کے قید ہو جانے پر ایک دوسرے کو مبارکبادیں آپ لوگوں نے ہی دی ہیں نہ کہ ہم نے۔ ہمیں تو انکے قید ہو جانے کا رنج ہے کہ وہ خدا کے مامور کو نہ پہچان کر ہلاکت کی راہ پر چلے اور کئے کی سزا پائی۔ (الفضل)

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

روغن مسیحائی ۱۲/۲

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خانصاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے جنہوں نے ۲۰ سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ صعہ۔ چھ ماشہ عہ/ ۳ ماشہ عہ

المشتہر:۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

عشق زوجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے مجرب ناخواص دو فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورت کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور کس وامیکا سے سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو صاحب خود بنانا چاہیں۔ ۱۰ کے ٹکٹ روانہ فرمادیں۔ اس کا نام ہم نے در بے بہار رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن عہ ر

المشتہر

سید عزیز الرحمٰن - قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں۔ اس پتہ سے قواعد تجارت طلب فرمائیں "حامد حسین خانصاحب احمدی محلہ خیر نگر میرٹھ" اسکے علاوہ ہر قسم کا مال میز۔ کرسی۔ مسہری وغیرہ ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا۔ جو اصحاب فرمائش کریں روانہ ہوگا تاجروں کیواسطے براہ راست بکفایت روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کے نام بلٹی وی پی روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے پیشگی روپیہ آنے پر۔ اسکی شاخیں بالفعل قادیان۔ پشاور۔ بریلی اور منصوری قائم ہوئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میرٹھ رہیگا۔

المشتہر:۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

آٹا پیسنے کی چکی ۱۲/۲

یالوہے کا فراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم کا عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کریں۔

المشتہر

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ ۱۲/۳

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے یعنی پانچسو مربع گز قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کرلیں۔

خاکسار عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

چاندی کے عجیب موتی ۱۲/۹

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت نیز دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی عمدگی خوشنمائی خوبصورتی نفاست نزاکت چمک دمک پائداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق دو درجن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کرچکے ہیں۔ یہ اصل موتیوں کی مانند گول۔ صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی۔ خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہوجانے پر نہایت آسانی سے چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے۔ نتھوں اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کے لئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہوں تو واپس فرما کر قیمت منگالیں۔ قیمت علاوہ محصول صرف تین روپے فی درجن۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد انوار الدین پانی پت محلہ انصار

ایک سوال ۱۲/۱۲

ہماری ایجاد کردہ سیدھ کی سیویاں بٹنے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا دیا ہے اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ بھی چلا سکتا ہے۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح ڈٹ بھی نہیں لگانا پڑتا۔ اور اسمیں ایسا پرزہ لگا ہوا ہے کہ جہاں چاہو لگالو اور قیمت بھی صرف للعہ/ بغیر پرزہ ہے اور قلعی شدہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ۔

پتہ:۔ فضل کریم۔ عبدالکریم۔ قادیان پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۱۲/۱۱

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جسمیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری لفاظیوں سے اسمیں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط۔

المشتہر:۔ عبدالحکیم احمدی۔ ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

آریوں کے چار بنیادی مسائل

تناسخ۔ قدامت روح و مادہ۔ پیدائش عالم۔ نیستی سے ہستی

ایک وکیل کی نظر تنقید

ماہ جون کے تشحیذ میں مندرجہ عنوان معرکۃ الآراء مضمون چھپا ہے جو اصحاب خریدار نہیں۔ خریدار بنکر صرف ۳ر میں یہ نمبر لے سکتے ہیں۔ غیر خریداروں کے لئے ۲/۱ ۱۹۲۰ء کی قیمت وصول کرنیکے جن صاحبان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں وصول فرمائیں۔

منیجر تشحیذ قادیان

ممالک غیر کی خبریں

مصر میں فساد

قاہرہ اور سکندریہ میں تازہ حالات قاہرہ ۲۰ مئی - وزارت کے قریب ہی سخت فساد ہوا اس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ انتہا پسند اس مصری وفد کو روکنا چاہتے ہیں - جو کہ عدلی پاشا وزیر اعظم مصر کی زیر صدارت لنڈن کو جا رہا ہے - تاکہ برٹش گورنمنٹ مصر کے سوداجیہ کے متعلق بات چیت کرے - مظاہرہ کرنے والوں نے سوار پولیس پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کیا - اور بوتلوں میں ریت اور لوہے کے ٹکڑے بھر کر پھینکے - جن سے تین گھوڑے زخمی ہوئے - پولیس کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے - کیونکہ انہیں گولی چلانے کی اجازت نہیں ہے - مصری علم برداروں نے مداخلت کر کے فساد فرو کیا - بلوائیوں میں سے ایک مارا گیا - کئی زخمی ہوئے -

مصری رسالے کا دھاوا لنڈن - ۲۱ مئی - جو بلوائی کل مارا گیا تھا - اس کے جنازے پر پھر فساد ہوا - لوگ پولیس پر برابر حملہ کرتے رہے تین گھنٹے بعد مصری رسالہ طلب کیا گیا - اس کے دھاوے میں تین آدمی مارے گئے - اور گیارہ زخمی ہوئے - پولیس کی خاموشی کی وجہ سے بہت نقصان ہوا - یورپینوں پر پتھر پھینکے گئے - ریوٹر کا نامہ نگار بھی مشکل سے بچا -

اسکندریہ میں تمام دن زاغلول پارٹی کی حمایت میں مظاہرے ہوئے - فساد بھی ہوا - جس میں کئی مارے گئے

مصر میں یورپینوں پر حملے لنڈن ۲۳ مئی - سکندریہ کا ایک پیام مظہر ہے کہ حالت خطرناک ہے - ایک افواہ پھیلی تھی - کہ کسی یونانی نے ایک مصری کو مار ڈالا ہے - اس پر مصری یونانیوں اور دوسرے یورپینوں پر پل پڑے - کہتے ہیں کہ بہت سے اشخاص مارے گئے - زخمیوں کی گاڑیاں رات بھر زخمیوں کو شفاخانے پہنچاتی رہیں -

فساد فرو ہو گیا لنڈن ۲۳ مئی - سکندریہ کا ایک سرکاری پیام مظہر ہے - کہ فساد مٹ گیا ہے - کچھ بالاخانوں سے کبھی کبھی گولیاں چلتی ہیں - اور حکام انہیں کلدار توپوں کی دھمکی سے مطیع کرنا چاہتے ہیں - ۳۲ اشخاص ہلاک اور ۱۲۳ مجروح ہوئے ہیں - کسی برطانی جان کا نقصان نہیں ہوا ؞

یورپینوں کا نقصان سکندریہ ۲۳ مئی - ان فسادوں میں ۵ یورپین مقتول اور ۲۷ مجروح ہوئے ہیں -

امن قائم کر دیا گیا نظارت خارجہ رقمطراز ہے کہ مصر میں امن وامان قائم کر دیا گیا ہے ۴۴ بلوائی سکندریہ میں اور تین قاہرہ میں ہلاک ہوئے - کل ۴۴ مصری سپاہی مجروح ہوئے ہیں ؞

اسکندریہ پر قبضہ برٹش افواج نے اسکندریہ شہر پر قبضہ کر لیا ہے - یورپینوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا ؞

متفرق خبریں

حکومت افغانستان کو الٹنے کی کوششیں پشاور - ۲۳ مئی - کابل کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ بخارا میں ایک افغانی انقلابی سوسائٹی بنی ہے جس کا مقصد افغانستان کی موجودہ حکومت کو الٹ دینا ہے -

جرمنی نے شرائط پوری کر دیں لنڈن - ۲۱ مئی - برلن کا ایک تار مظہر ہے - نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے اپنی فوج کو غیر مسلح کرنے کے متعلق اتحادیوں کے الٹی میٹم کی شرائط پوری کر دی ہیں ؞

فرانس کی یادداشت سلیشیا کے متعلق فرانس نے برطانیہ عظمیٰ کو نام ایک جدید یادداشت بھیجی ہے کہ بالائی سلیشیا کی حالت زیادہ خطرناک ہوتی جا رہی ہے - جرمن فوجوں کو وہاں کمک پہنچ رہی ہے - اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی ریگولر بولشویک نہ پہنچ جائیں ؞

پرتگال میں انقلاب لنڈن ۲۳ مئی - لزبن صدر مقام پرتگال سے آمدہ تار مظہر ہیں کہ وہاں پر امن انقلاب ہو گیا ہے - فوج نے وزارت کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا - شاہی حکومت کو دوبارہ قائم کرنے سے اس تحریک کا کچھ تعلق نہیں ؞

انگورا کی وزارت کا استعفاء قسطنطنیہ ۲۲ مئی - انگورا کی وزارت نے استعفاء دیدیا ہے - قوم پرست ترکوں کی گورنمنٹ کی پالیسی کا میلان یہ ہے کہ بولشویکوں سے سمجھوتہ اور اتحاد عمل کیا جائے ؞

پولینڈ کی کمک برلن ۲۲ مئی - اوپلن کا ایک تار مظہر ہے کہ پولینڈ والوں کی کمک آ پہنچی ہے - اور اس نے بالائی سیلشیا پر یورش کر دی ہے - روزنبرگ کے نواح میں جنگ بھی ہوئی ہے ؞

جرمن کامیابی جرمنوں نے اوڈر کے نواح میں حملہ کیا اور اپنی ابتدائی کامیابی پر خوش ہیں - کروزبرگ - لبی ڈور اور کرا پیز میں بھی لڑائی ہوئی ہے - اور بے شمار جانوں کا نقصان ہوا ہے ؞

تین سمت میں حملے لنڈن ۲۲ مئی - جرمنوں نے شہر اوڈر پر سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا بیس ہزار سپاہ کی ایک فوج زرہ پوش ٹرینوں سمیت کروزبرگ ریلوے پر مصروف ہے - اور سرحد پولینڈ کے ایک صنعتی رقبے میں یورش کرنا چاہتی ہے - تیسرا حملہ رائیکڈ سے گلیوٹز پہنچنے کے لئے ہو رہا ہے - باغی جگر مقابلہ کر رہے ہیں -

فرانسیسی حلقوں میں بے چینی پھیل رہی ہے -

مجرمین جنگ عدالت میں لنڈن - ۲۳ مئی - لیپزگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں جنگ کے مجرمین کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے سب سے پہلا ملزم جو عدالت کے سامنے پیش ہوا اس کا نام سرجنٹ ہیمن ہے - اسیر جنگی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی روا رکھنے کا جرم عاید کیا گیا ہے ؞

جمعیۃ الاقوام کی کونسل کا جلسہ جنیوا ۲۳ مئی - جمعیۃ الاقوام کی کونسل کا جلسہ ۶ جون سے ۱۷ جون پر ملتوی ہو گیا ہے تاکہ بعض ممالک کے نمائندے جنہیں ۹ جون کو ضروری مصروفیتیں ہیں - بعد میں آ کر شریک جلسہ ہو سکیں ؞

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر کالان کیلئے شائع ہوا)